ہفتہ وار رسالہ: 356
WEEKLY BOOKLET: 356

امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" کی ایک قسط

سُنّی عالموں کے مکّے مدینے کے 17 واقعات

صفحات 17

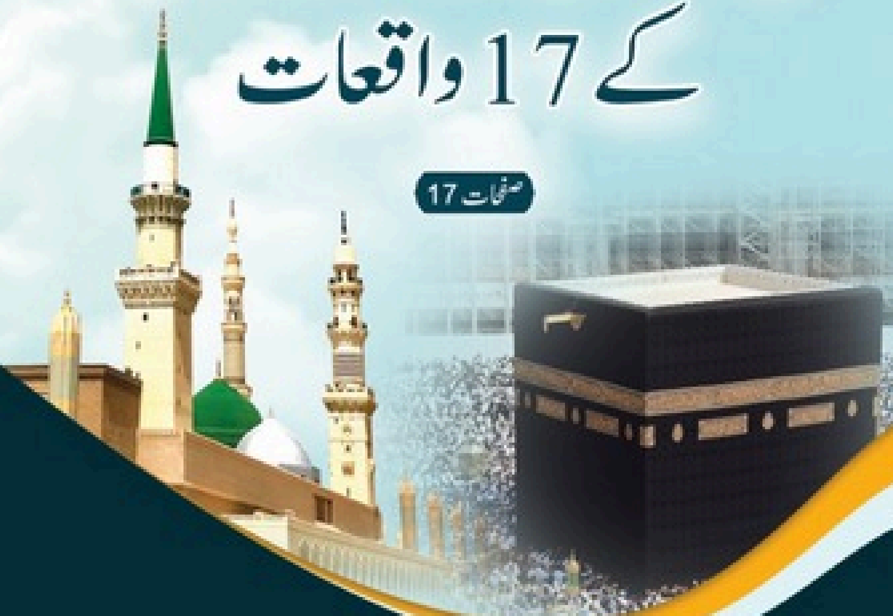

- امام احمد رضا اور دیدارِ مصطفےٰ 03
- سگِ مدینہ کی ناز برداری 08
- مولانا سردار احمد کی کھجورِ مدینہ سے محبت 10
- قطبِ مدینہ اور غریب زائرِ مدینہ 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّی عالموں کے مکّے مدینے کے 17 واقعات[1]

دعائے عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "سُنّی عالموں کے مکّے مدینے کے 17 واقعات" پڑھ یا سُن لے اُسے بار بار حج و دیدارِ مدینہ سے مُشرّف فرما اور اس کو ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث: 928)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

﴿1﴾ اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی کو خصوصی بُلاوا

والدِ اعلیٰ حضرت، علّامہ مولانا مُفتی نَقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ مفتیِ بے بَدَل اور عاشقِ رسول تھے، "اپنا جانا اور ہے اُن کا بُلانا اور ہے" کے مِصداق آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو مدینۂ منوّرہ کی حاضِری کیلئے خُصوصی بُلاوا آیا اور وہ یوں کہ خواب میں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے طلب فرمایا، باوُجود بیماری اور کمزوری کے چند اَحباب کے ہمراہ رَختِ سفر باندھا اور سُوئے حَرَم روانہ ہوگئے، کچھ عقیدت مندوں نے عَلالت (یعنی بیماری) کے پیشِ نظر مشورہ دیا کہ یہ سفر آئندہ سال پر مُلتوی کر دیجئے۔ فرمایا: "مدینۂ طیِّبہ کے قَصد سے قدم دروازے سے باہر

1... یہ مضمون کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" صفحہ 144 تا 166 سے لیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

رکھوں پھر چاہے رُوح اُسی وَقت پرواز کر جائے۔“محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے فِدائی کے جذبۂ محبّت کی لاج رکھ لی اور خواب ہی میں ایک پیالے میں دوا عنایت فرمائی جس کے پینے سے اس قَدَر اِفاقہ ہو گیا کہ مَناسِکِ حج کی ادائیگی میں رُکاوَٹ نہ رہی۔(سُرورُالقلوب ”د“)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

بُلاتے ہیں اُسی کو جس کی بگڑی یہ بناتے ہیں
کمر بندھنا دِیارِ طیبہ کو کھلنا ہے قسمت کا
(ذوقِ نعت، ص37)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ اصلِ مُراد حاضری اس پاک دَر کی ہے

عاشقِ ماہِ رسالت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے دوسرے سفرِ حج میں مَناسِکِ حج ادا کرنے کے بعد شدید عَلیل (یعنی سخت بیمار) ہو گئے مگر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِمْتِدَادِ مَرَض (یعنی بیماری کے طویل ہو جانے) میں مجھے زیادہ فکر حاضِریِ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی تھی۔ جب بخار کو اِمْتِدَاد (یعنی طُول) پکڑتا دیکھا، میں نے اُسی حالت میں قصدِ حاضری کیا، یہ عُلَما (رحمۃُ اللہ علیہم) مانِع ہوئے (یعنی روکنے لگے)۔ اوّل تو یہ فرمایا کہ ”حالت تو تمہاری یہ ہے اور سفر طویل!“ میں نے عَرض کی: ”اگر سچ پوچھئے تو حاضری کا اَصل مقصود زیارتِ طیّبہ ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، مَعاذَ اللہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لطف نہیں۔“ اُنہوں نے پھر اِصرار اور میری حالت کا اِشْعار کیا (یعنی میری حالت یاد دلائی)۔ میں نے حدیث پڑھی: ”مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ“ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اُس نے مجھ پر جَفا کی۔ (کشف الخفاء، 2/ 218،

www.dawateislami.net

حدیث:2458) فرمایا: تم ایک بار تو زِیارت کرچکے ہو۔ میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمر میں کتنے ہی حج کرے، زیارت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زیارت ضَرور ہے، اب آپ دعا فرمایئے کہ میں سرکار (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) تک پَہُنچ لوں۔ روضۂ اَقْدس پر ایک نگاہ پڑجائے اگرچِہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 201)

کاش! گنبدِ خضرا پر نگاہ پڑتے ہی کھاکے غَش میں گِر جاتا پھر تڑپ کے مَر جاتا
(وسائلِ بخشش، ص410)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ اِمام احمد رضا اور دِیدارِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

امامِ اہلِ سنّت مُجَدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ زبردست عاشقِ رسول تھے اور مُتَبَحِّر (مُ۔تَ۔بَحْ۔حِر) عالِمِ دین تھے، کم وبیش 100 عُلوم وفُنون پر دَسترس رکھتے تھے، عُلَمائے حَرَمینِ طَیِّبَین نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو چودھویں صدی کا مُجَدِّد کہا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے دِین کو باطِل کی آمیزِش سے پاک کرکے اِحیائے سنّت کے لئے زبردست کام کیا، ساتھ ہی لوگوں کے دِلوں میں جو شَمعِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی روشنی مَدّھم پڑتی جارہی تھی اُسے اَز سَرِ نَو فروزاں کیا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بے شک فَنافِی الرَّسُول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَعلیٰ منصب پر فائز تھے، دوسری بار جب حجِ بیتُ اللہ کی سعادت ملی اور مدینۂ پاک کی حاضِری نصیب ہوئی تو بیداری میں زِیارت کی حَسرَت لئے مُواجَہَہ شریف میں پوری رات حاضِر رہ کر دُرُودِپاک کا وِرد کرتے رہے، پہلی رات قِسمَت میں یہ سَعادت نہ تھی، دوسری رات آگئی۔ مُواجَہَہ شریف میں حاضِر ہوئے اور دَردِ فِراق سے بے تاب ہو کر ایک نعتیہ غزل پیش کی جس کے چند اَشعار یہ ہیں:

www.dawateislami.net

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں ۔ تیرے دِن اے بہار پھرتے ہیں
ہر چَراغِ مزار پر قُدسی ۔ کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں ۔ مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں ۔ دشتِ طَیبہ کے خار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا ۔ تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

(مَقطَع میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اَز راہِ تَواضُع اپنے آپ کو "کُتّا" فرمایا ہے لیکن عاشقانِ اعلیٰ حضرت اَدَباً یہاں "منگتا" "شیدا" وغیرہ لکھتے اور بولتے ہیں، اِنہیں کی پیروی میں ادباً اِس جگہ "شَیدا" لکھ دیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے) آپ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں دُرُود و سلام پیش کرتے رہے، آخر کار اِنتظار کی گھڑیاں خَتم ہوئیں اور قسمت اَنگڑائی لے کر اُٹھ بیٹھی، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے عاشقِ زار پر خاص کَرَم فرمایا، نِقابِ رُخ اُٹھ گیا، خوش نصیب عاشِق نے اپنے مَحبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا عین بیداری کی حالت میں چَشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے دیدار کیا۔ اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

شربتِ دِید نے اور آگ لگا دی دِل میں ۔ تَپِش دِل کو بڑھایا ہے بُجھانے نہ دیا
اب کہاں جائیگا نَقشہ ترا میرے دِل سے ۔ تہ میں رکھا ہے اِسے دِل نے گُمانے نہ دیا
سجدہ کرتا جو مجھے اس کی اجازت ہوتی ۔ کیا کروں اِذن مجھے اِس کا خُدا نے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص 71)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سب کو چاہیے کہ ہم بھی اپنے دل میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت بڑھائیں اور قَلْب میں دیدار کی تمنّا پروان چڑھائیں۔ اِن شاءَ اللہ

www.dawateislami.net

کبھی تو ہماری بھی قسمت چمک اُٹھے گی۔ کبھی تو وہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کرم فرما ہی دیں گے۔

سُنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
کبھی میرے بھی گھر میں ہو چَراغاں یارسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ✿✿✿ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ مشہور عاشقِ رسول علّامہ یوسُف بن اسمٰعیل نَبہانی کا اندازِ ادب

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم، حضرتِ علّامہ ابو یوسف محمد شریف مُحدِّث کوٹلوی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ جب میں حج کرنے گیا تو مدینۂ منوّرہ کی حاضری میں سبز سبز گنبد کے دیدار سے مُشرَّف ہوتے وَقت میں نے ''بابُ السّلام'' کے قریب اور گنبدِ خضرا کے سامنے ایک سفید رِیش اور انتہائی نورانی چہرے والے بُزُرگ کو دیکھا جو قبرِ انور کی جانب منہ کرکے دوزانو بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے۔ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ یہ مشہورو معروف عالمِ دین اورزبردست عاشقِ رسول حضرتِ شیخ یوسُف بن اسمٰعیل نَبہانی رحمۃ اللہِ علیہ ہیں۔ میں ان کی وَجاہت اور چہرے کی نورانیّت دیکھ کر بہُت مُتَأثّر ہوا اور اُن کے قریب جاکر بیٹھ گیا اور ان سے گُفتگو کی کوشش کی، وہ میری جانِب مُتَوجِّہ نہ ہوئے تو میں نے اُن سے کہا: میں ہندوستان سے آیا ہوں اور آپ کی کتابیں ''حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعالَمِین'' اور ''جَواہِرُ الْبِحار'' وغیرہ میں نے پڑھی ہیں جن سے میرے دل میں آپ کی بڑی عقیدت ہے۔ اُنہوں نے یہ بات سن کر میری طرف مَحبَّت سے ہاتھ بڑھایا اور مُصافحہ فرمایا۔ میں نے ان سے عَرض کی: حُضور! آپ قبرِ انور سے اِتنی دُور کیوں بیٹھے ہیں؟ تو رو پڑے اور فرمانے لگے: ''میں اِس لائق نہیں ہوں کہ قریب جاسکوں۔'' اِس کے بعد میں اکثر ان کی جائے قِیام پر حاضِر ہوتا رہا اور ان سے ''سَندِ حدیث'' بھی حاصِل کی۔ سیِّدی قطبِ مدینہ حضرتِ علّامہ شیخ ضِیاءُ الدّین احمد

www.dawateislami.net

مَدَنی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ علّامہ یوسُف نَبہانی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کی اَہلیۂ مُحترَمہ رحمۃُ اللّٰہِ علیہا کو 84 مرتبہ نبیِ آخرُ الزّمان، شہنشاہِ کون و مکان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کا شَرَف حاصل ہوا ہے۔ (انوارِ قطبِ مدینہ، ص195 ملخصًا) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

اُن کے دِیار میں تُو کیسے چلے پھرے گا؟ عطّاؔر تیری جُرأَت! تُو جائے گا مدینہ!!

(وسائلِ بخشش، ص320)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ پیر مِہر علی شاہ کو زیارتِ مَکینِ گنبدِ خضرا بمقام وادیِ حَمرا

تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحِب رحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: مدینۂ عالیہ کے سفر میں بمقام وادیِ حمرا ڈاکوؤں کے حملے کی پریشانی کی وجہ سے مجبوراً عشاء کی سُنّتیں مجھ سے رہ گئیں، مولوی محمد غازی، مدرَسۂ صَولَتیہ میں شُغْلِ تعلیم و تدریس چھوڑ کر حُسنِ ظَن کی بِناء پر بَغَرَضِ خدمت اِس مُقدّس سفر میں میرے شریک ہوئے تھے۔ اِن رُفَقاء کی مَعِیَّت میں مَیں قافِلے کے ایک طرف سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ سرورِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سیاہ عربی جُبّہ زیبِ تن فرمائے تشریف لا کر اپنے جمالِ باکمال سے مجھے نئی زندگی عطا فرماتے ہیں، ایسا مَعلوم ہوا کہ میں ایک مسجد میں بحالَتِ مُراقَبہ دوزانو بیٹھا ہوں، آنحضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قریب تشریف لا کر ارشاد فرمایا کہ آلِ رسول کو سُنّت ترک نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے اِس حالت میں آنجناب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دو پِنڈلیوں کو جو ریشم سے بھی زیادہ لطیف تھیں اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑ کر نالہ و فُغاں کرتے (یعنی روتے بِلَکتے) ہوئے، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ کہنا شروع کیا اور عالَمِ مدہوشی میں روتے ہوئے عرض

www.dawateislami.net

کی کہ حُضور کون ہیں؟ جواب میں وُہی ارشاد ہوا کہ آلِ رسول کو سُنّت ترک نہیں کرنا چاہیے۔ تین بار یہی سُوال و جواب ہوتے رہے۔ تیسری بار میرے دل میں ڈالا گیا کہ جب آپ نِدائے یَارَسُولَ اللّٰہ سے منع نہیں فرمارہے تو ظاہر ہے کہ خود آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں، اگر کوئی اور بُزُرگ ہوتے تو اس کلمے سے منع فرماتے، اُس حسن و جمالِ باکمال کے متعلّق کیا کہوں! اُس ذَوق و مستی و فیضانِ کرم کے بیان سے زَبان عاجز ہے اور تحریر لنگ (لاچار) البتّہ بادہ خوارانِ عشق و مَحبّت (یعنی شرابِ محبت پینے والوں) کے حلق میں ان اَبیات (یعنی اشعار) سے ایک جُرعہ (یعنی گھونٹ) اور اُس نافۂ مُشک (مُشک کی تھیلی) سے ایک نفحہ (خوشگوار مہک) ڈالنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (مہرِ منیر، ص 131 تا 132)

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللّٰہِ علیہ نے مذکورہ واقعے کا اپنے مشہور کلام میں بھی اشارہ فرمایا ہے۔ اُس کے چند اشعار مُلاحظہ ہوں:

اَج سِک مِتراں دی وَدھیری اے — کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے!
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے — اَج نَیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
اَلطَّیفُ سَریٰ مِنْ طَلْعَتِہٖ — وَالشَّذْوُ بَدیٰ مِنْ وَفْرَتِہٖ
فَسَکَرْتُ ھُنَا مِنْ نَظْرَتِہٖ — نَیناں دِیاں فوجاں سرچڑھیاں
مُکھ چند بدر شعشانی اے — مَتّھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زُلف تے اَکھ مستانی اے — مَخمور اَکھیں ہِن مَد بھریاں
دو اَبرُو قوس مثال دِسَن — جَیں توں نوکِ مِژہ دے تیر چُھٹَن
لباں سُرخ آکھاں کہ لعلِ یمن — چِٹّے دَند موتی دِیاں ہِن لڑیاں
اِس صورت نُوں میں جان آکھاں — جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں — جِس شان توں شاناں سب بنیاں

www.dawateislami.net

لاہو مکھ توں مُخطّط بُرد یَمن | مَن بھانوری جھلک دِکھاؤ سجن
اوہا مِٹھیاں گالیں الاؤ مِٹھن | جو حمرا وادی سَن کریاں
سُبحٰن اللہ! مَا اَجملَک | مَا اَحسنک مَا اَکملَک،
کِتھے مہر علی کِتھے تیری ثنا | مُشتاق (1) اکھیں کِتھے جا اَڑیاں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ سگِ مدینہ کی نازبرداری

پنجاب (پاکستان) کے مشہور عاشقِ رسول بزرگ پیر سیِّد جماعت علی شاہ مُحدِّث علی پوری رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مرتبہ مدینۂ منوَّرہ گئے تو اُن کے کسی مُرید نے مدینۂ منوَّرہ کے ایک کتے کو اِتّفاقاً ڈھیلا مار دیا جس کی چوٹ سے کُتّا چیخا، حضرت شاہ صاحِب سے کسی نے کہہ دیا کہ آپ کے فُلاں مُرید نے مدینے شریف کے ایک کتّے کو مارا ہے۔ یہ سن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بے چین ہوگئے اور اپنے مُریدوں کو حُکم دیا کہ فوراً اُس کتّے کو تلاش کرکے یہاں لاؤ۔ چُنانچہ کُتّا لایا گیا، شاہ صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ اُٹھے اور روتے ہوئے اُس کتّے سے مُخاطِب ہو کر کہنے لگے: اے دِیارِ حبیب کے رہنے والے! لِلّٰہ میرے مُرید کی اِس لغزِش کو مُعاف کردے۔ پھر بُھنا ہوا گوشت اور دُودھ منگوایا اور اُسے کھلایا پلایا، پھر اُس سے کہا: جماعت علی تجھ سے مُعافی چاہتا ہے، خُدارا اسے مُعاف کردینا۔ (سُنّی علماء کی حکایات، ص 211 ملخصاً)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

---

1 ... حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے بطورِ عاجزی یہاں لفظ "گستاخ" لکھا ہے (مہر منیر، ص 500) مگر حضرت کا ادب کرتے ہوئے اکثر ثناخواں جس طرح پڑھتے ہیں اسی طرح میں نے لکھ دیا ہے۔

www.dawateislami.net

دل کے ٹکڑے نَذر حاضِر لائے ہیں　　اے سگانِ کُوچۂ دلدار ہم

(حدائقِ بخشش، ص84)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴾7﴿ آقا بلائیں تو اُڑ کر جانا چاہیے

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم حضرتِ علّامہ مولانا ابو یوسُف محمد شریف مُحدِّث کوٹلوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے جگر گوشے حضرت مولانا ابوالنُّور محمد بشیر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ امیرِ مِلّت پیر سیِّد جماعت علی شاہ مُحدِّث علی پوری (رحمۃُ اللہِ علیہ) نے کئی حج کیے، تقریباً ہر سال مدینۂ منوّرہ کا عشق انہیں اِس شَرَف سے مُشرّف فرماتا۔ ایک سال آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے بذریعۂ ہوائی جہاز سفرِ حج کی ترکیب بنائی۔ والدِ معظّم (فقیہِ اعظم حضرت علّامہ مولانا محمد شریف محدِّث کوٹلوی رحمۃُ اللہِ علیہ) کو پتا چلا تو مجھے ساتھ لے کر علی پور شریف پہنچے، حضرت کی خدمت میں حاضِر ہوئے، تو آپ مدینۂ منوَّرہ ہی کا ذکرِ خیر کر رہے تھے، والدِ گرامی کو دیکھ کر بہت خوش ہُوئے اور فرمایا: میں سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں پھر حاضِری دینے جارہا ہوں، والدِ ماجِد رحمۃُ اللہِ علیہ نے دریافْت کیا: حُضُور! اِس بار سُنا ہے آپ ہوائی جہاز سے جارہے ہیں؟ حضرت نے جواب دیا: مولوی صاحِب! یار بلائے تو اُڑ کر پہنچنا چاہیے۔ یہ جُملہ کچھ ایسے انداز میں فرمایا کہ خود بھی آبدیدہ ہوگئے اور حاضِرین پر بھی ایک کَیف طاری ہوگیا۔ (سُنّی عُلماء کی حکایات، ص45) اللہ پاک کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

تقدیر میں خُدایا عطّار کے مدینہ　　لکھ دے فقط مدینہ سرکار کا مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص302)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ مولانا سردار احمد کی کھجورِ مدینہ سے محبّت

محبوب کے شہر سے محبّت سچّے عاشق کی علامت ہے لہٰذا عظیم عاشقِ رسول حضرتِ محدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃُ اللہِ علیہ مدینۃُ المنوَّرہ سے بہت محبّت کرتے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی محفل میں اکثر دیارِ محبوب کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا۔ اگر کوئی زائرِ مدینہ آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتا تو اُس سے مدینۃُ المنوَّرہ کے حالات پوچھتے، مدینۂ پاک کے رِہائشی اہلِ سنّت وجماعت کی خیریت دریافت فرماتے اور اگر کوئی تبرُّک پیش کرتا تو بڑی خوشی سے قَبول فرماتے۔ ایک مرتبہ ایک حاجی صاحِب نے مدینۂ طیّبہ کی کھجوریں پیش کیں، اُس وَقت دورۂ حدیث جاری تھا، خُرمائے مدینہ (یعنی مدینے کی کھجوریں) حاضِرین طَلَبہ میں تقسیم فرمائیں اور ایک کھجور اپنی داڑھوں میں دبا کر فرمانے لگے: ”خُرمائے مدینہ (یعنی کھجورِ مدینہ) اپنے منہ میں رکھ لی ہے، جب تک گھل کر اندر جاتی رہے گی، ایمان تازہ ہوتا رہے گا۔

(حیات محدِث اعظم پاکستان، ص155 ماخوذاً)

کھجورِ مدینہ سے کیوں ہو نہ اُلفت　　　کہ ہے اس کو آقا کے کوچے سے نسبت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿9﴾ مدینے میں اپنے بال وناخن دفن فرمائے

حضرتِ محدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: فقیر نے مدینۃُ الرَّسول سے واپسی کے وَقت اپنے کچھ بال اور ناخُن مدینہ شریف میں دفن کر دیئے اور رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جناب میں عرض کی: ”یارَسُولَ اللہ! مدینۂ پاک میں مرنا تو میرے اختیار میں نہیں البتّہ اپنے جسم کے چند اَجزا دَفن کر کے جارہا ہوں کہ ہم غریبوں کے لئے یِہی غنیمت ہے۔“ (حیات محدِث اعظم پاکستان، ص155 ماخوذاً)

جان ودل چھوڑ کر یہ کہہ کے چلا ہوں اعظؔم　　　آ رہا ہوں مِرا سامان مدینے میں رہے

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(10) اب کچھ بھی نہیں ہم کو مدینے کے سِوا یاد

مولانا قاضی مَظہرُ الحق جہلمی براستہ کوئٹہ، زاہِدان، بغداد شریف، مدینۃُ المنوَّرہ اور دوسرے مقاماتِ مقدّسہ کی زیارت سے مُشرَّف ہو کر حضرتِ محدِّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے، جب قاضی صاحِب کا تعارُف کرایا گیا (اور عرض کی گئی کہ یہ مدینے کی حاضری سے مُشرَّف ہو کر آئے ہیں) تو قاضی صاحِب کا ہاتھ تھام لیا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، اگرچِہ طبیعت کافی نادُرُست تھی، بیماری میں اِضافہ ہو چکا تھا، لیکن اس کے باوُجود آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور قاضی صاحِب سے مدینۃُ المنوَّرہ کی باتیں پوچھنے لگے، مدینۂ پاک میں رہنے والے اَحْبابِ اہلِ سنّت وجماعت کی خیریت دریافت فرمائی، مدینہ شریف کی گلیوں کی یاد آئی، گُنبدِ خضریٰ کا نورانی منظر نگاہوں میں پھرنے لگا، مقدّس جالیوں کے جَلوے دل میں اُترنے لگے، روضۂ اقدس کا وقار دلوں پر چھانے لگا، تصوُّراتِ دیارِ حبیبِ خدا کی نورانی وادیوں میں گم ہونے لگے اور تمام محفل کی کیفیت یہ ہو گئی کہ

غیروں کی جفا یاد نہ اپنوں کی وفا یاد　　اب کچھ بھی نہیں ہم کو مدینے کے سِوا یاد

(حیات محدِث اعظم پاکستان، ص155 تا156)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(11) مدینے کا مُسافِر ہند سے پہنچا مدینے میں

حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ زبردست عاشقِ رسول

www.dawateislami.net

تھے۔ آپ کے بارے میں یہ ایمان افروز واقعہ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو آپ کے داماد حکیم سیِّد یعقوب علی صاحِب (مرحوم) نے سُنایا تھا: حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ حجِّ بَیْتُ اللّٰہ پر تشریف لے گئے۔ جب وہ مدینۂ منوَّرہ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربارِ گُہربار میں حاضِر ہوئے تو سُنہری جالیوں کے قریب دیکھا کہ حضرتِ صَدْرُ الاَفاضِل رحمۃُ اللہِ علیہ بھی مَجمع میں موجود ہیں۔ ملاقات کی ہمت نہ ہوئی کیونکہ بااَدب لوگ وہاں بات چیت نہیں کرتے۔ صلوٰۃ وسلام سے فارِغ ہونے کے بعد باہَر تلاش کیا مگر زیارت نہ ہوئی۔ حضرتِ شَیْخُ الْفَضِیلَت، شَیْخُ العَرَبِ وَالعَجَم قطبِ مدینہ سیِّدی ومولائی ضیاءُ الدِّین احمد قادِری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے دربارِ فَیض آثار پر حاضِر ہوئے کہ عَرَب و عَجَم کے عُلَمائے حق اور مَشائِخ کرام حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی حاضری کے دوران حضرت شَیْخُ الْفَضِیلَت رحمۃُ اللہِ علیہ کی زِیارت کے لئے ضَرور حاضِر ہوتے تھے۔ وہاں بھی حضرتِ صَدرُ الافاضِل رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُتَعلِّق کوئی معلومات حاصِل نہ ہوئیں۔ حیران تھے کہ صَدرُ الافاضِل رحمۃُ اللہِ علیہ اگر تشریف لائے ہیں تو کہاں گئے! دَرِیں اَثنا مُرادآباد (ہند) سے تار حضرت شَیْخُ الفضیلت رحمۃُ اللہِ علیہ کے آستانِ عَرش نِشان پر آیا کہ فُلاں دن فُلاں وقت حضرتِ صَدرُ الافاضِل مولانا نعیمُ الدِّین صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ کا مُراد آباد میں وِصال ہو گیا ہے۔ حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب وقت مِلایا تو وُہی وقت تھا جس وقت سنہری جالیوں کے قریب صَدرُ الافاضِل رحمۃُ اللہِ علیہ نظر آئے تھے، فوراً سمجھ گئے کہ جیسے ہی اِنْتِقال فرمایا، بارگاہِ رِسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں صلوٰۃ وسلام کے لئے حاضِر ہوگئے۔

مدینے کا مُسافِر ہند سے پہنچا مدینے میں　　قدم رکھنے کی نَوبت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

﴿12﴾ اے مدینے کے درد تیری جگہ میرے دل میں ہے

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے 1390ھ میں حج وزیارت کی سعادت حاصِل کی، اِس ضِمن میں سفرِ مدینہ کا ایک ایمان افروز واقِعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں مدینۂ منوّرہ میں پھسل کر گر گیا داہنے ہاتھ کی کلائی کی ہڈّی ٹوٹ گئی، درد زیادہ ہوا تو میں نے اُسے بوسہ دیکر کہا: اے مدینے کے درد تیری جگہ میرے دل میں ہے تُو تو مجھے یار کے دروازے سے مِلا ہے۔

تِرا درد میرا دَرماں تِرا غم مِری خوشی ہے
مجھے درد دینے والے تِری بندہ پرَوری ہے

دَرد تو اُسی وَقت سے غائب ہو گیا مگر ہاتھ کام نہیں کرتا تھا، 17 دن کے بعد مُستَشفَی ملک یعنی شاہی اَسپتال میں ایکسرے لیا تو ہڈّی کے دو ٹکڑے آئے جن میں قدرے فاصِلہ ہے مگر ہم نے علاج نہیں کرایا، پھر آہستہ آہستہ ہاتھ کام بھی کرنے لگا، مدینۂ منوّرہ کے اس اَسپتال کے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نے کہا کہ یہ خاص کَرِشمہ ہوا ہے کہ یہ ہاتھ طِبّی لحاظ سے حَرَکت بھی نہیں کر سکتا، وہ ایکسرے میرے پاس ہے، ہڈّی اب تک ٹوٹی ہوئی ہے، اس ٹوٹے ہاتھ سے تفسیر لکھ رہا ہوں، میں نے اپنے اس ٹُوٹے ہوئے ہاتھ کا علاج صِرف یہ کیا کہ آستانۂ عالیہ پر کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور! میرا ہاتھ ٹوٹ گیا ہے، اے عبدُ اللہ بِن عَتِیک کی ٹُوٹی پنڈلی جوڑنے والے! اے مُعاذ بن عَفراء کا ٹُوٹا بازو جوڑ دینے والے میرا ٹوٹا ہاتھ جوڑ دو۔ (تفسیرِ نعیمی، 388/9) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

چاند کو توڑ کے پھر جوڑنے والے آجا
ہم بھی ٹوٹی ہوئی تقدیر لئے پھرتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

﴾13﴿ جنّتُ البقیع میں لاشوں کے تبادلے

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حج میں میرے ساتھ ایک پنجابی بُزُرگ تھے جن کا نام تھا صوفی محمد حسین، وہ مجھ سے فرمانے لگے کہ ایک بار میں شاہ عبدُ الحق مہاجِر الٰہ آبادی کی خدمت میں حاضِر ہوا اور عَرض کیا کہ حدیث شریف میں تو آتا ہے کہ ”ہمارا مدینہ بھٹّی ہے جیسے کہ بھٹّی لوہے کے مَیل کو نکال دیتی ہے ایسے ہی زمینِ مدینہ نااَہل کو اپنے سے نکال دیتی ہے۔“ حالانکہ مُرتَد اور منافِق بھی مدینۂ پاک میں مر کر یہاں ہی دَفن ہو جاتے ہیں پھر اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ شاہ صاحِب نے مجھے کان پکڑ کر نکلوا دیا! میں حیران تھا کہ مجھے کس قُصور میں نکالا گیا! رات کو خواب میں دیکھا کہ مدینۂ مُنَوَّرہ کے قبرِستان یعنی جنّتُ البقیع میں کُھدائی ہو رہی ہے اور اُونٹوں پر باہَر سے لاشیں آرہی ہیں اور یہاں سے باہَر جارہی ہیں میں ان لوگوں کے پاس گیا اور پوچھا کہ کیا کر رہے ہو؟ وہ بولے کہ ”جو نااَہل یہاں دَفن ہو گئے ہیں اُن کو باہَر پہنچارہے ہیں اور عُشّاقِ مدینہ کی ان لاشوں کو جو اور جگہ دَفن ہو گئی ہیں یہاں لا رہے ہیں۔“ دوسرے دن پھر شاہ صاحِب کی خدمت میں حاضِر ہوا، آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ اب سمجھے! حدیث کا مطلب یہ ہے اور کل تم نے اَغیار (یعنی غیروں) میں اَسرار (یعنی بھید) پوچھے تھے جس کی تمہیں سزا دی گئی تھی۔ (تفسیرِ نعیمی، 1/ 766) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

بقیعِ پاک میں عطّار دَفن ہو جائے   برائے غوث و رضا از پئے ضِیا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص95)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

﴿14﴾ غزالیِ زماں اور مفتی احمد یار خاں پر سلطانِ دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا احسان

ایک مرتبہ حضرت شیخ علاؤ الدّین اَلبِکْرِی اَلْمَدَنی رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم حضرت شیخ علی حُسین مَدَنی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہاں مدینۂ طَیِّبہ میں محفلِ میلاد مُنعَقِد ہوئی جو کہ پُر ذَوق محفِل تھی اور انوارِ نبوی خوب چمکے۔ محفل کے اِختِتام پر میرِ محفل نے تَبَرُّکاً جلیبی تقسیم کی اور فرمایا: آج رات میلاد کی جلیبی کھانے والے کو تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِن شاءَ اللہ زیارت ہو گی، کل عَلَی الصُّبح بعد نمازِ فجر مسجدُ النبوِیّ الشّریف میں ہر ایک اپنی کیفیتِ دیدار سنائے۔ حاجی غلام حسین مَدَنی مرحوم کا بیان ہے: اَلحمدُلِلّٰہ! میں نے بھی وہ جلیبی کھائی تھی، مجھے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوا، میں نے اِس حال میں حُضُورِ پاک، صاحِبِ لولاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی کہ داہنی جانب بغل میں (غزالیِ زماں رازیِ دَوراں) حضرتِ قبلہ سیِّد احمد سعید کاظمی شاہ صاحِب (رحمۃُ اللہِ علیہ) ہیں اور دوسرے ہاتھ میں (حضرت) مفتی احمد یار خان (رحمۃُ اللہِ علیہ) کا ہاتھ پکڑ رکھا ہے۔ (انوارِ قطبِ مدینہ، ص53) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

دیدار کی بھیک کب بٹے گی منگتا ہے امید وار آقا

(ذوقِ نعت، ص66)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

﴿15﴾ علّامہ کاظمی صاحب اور خارِ مدینہ

غزالیِ زَماں حضرتِ علّامہ سیِّد احمد سعید کاظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مدینۂ منوَّرہ کی پہلی حاضِری کے موقع پر پاؤں میں ایک خار (یعنی کانٹا) چُبھ گیا، جس سے سخت تکلیف ہو رہی تھی، نکالنے لگا تو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجدِّدِ دِین و ملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان

www.dawateislami.net

رحمۃُ اللہِ علیہ کی خارِ مدینہ سے محبَّت یاد آگئی تو میں وہیں رُک گیا اور پاؤں سے کانٹا نہ نکالا کئی دن کے بعد خود بخود دَرْد رُک گیا۔ “ (انوارِ قطبِ مدینہ، ص53) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اُن کی حَرَم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں
(حدائقِ بخشش، ص98)

خارِ صحرائے نبی! پاؤں سے کیا کام تجھے آ مِری جان مِرے دل میں ہے رَستہ تیرا
(ذوقِ نعت، ص25)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿16﴾ بعدِ وِصال اعلیٰ حضرت کی دربارِ مصطفےٰ میں حاضِری

قُطبِ مدینہ حضرتِ علّامہ مولانا ضِیاءُ الدّین احمد قادِری مَدَنی رحمۃُ اللہِ علیہ (سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی وفات کے بعد کا واقِعہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مُوَاجَہہ شریف میں حاضِری دینے کے لیے مسجدُ النبویِّ الشَّریف کے ”بابُ السَّلام“ سے اندر داخِل ہوا تو دیکھا کہ اعلیٰ حضرت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المُرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ مُوَاجہہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہیں اور سلام پڑھ رہے ہیں۔ میں قریب گیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ میری نظروں سے غائب ہوگئے۔ میں مُوَاجہہ شریف کی طرف چلا گیا اور صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرکے عَرض کی: ”یارسولَ اللہ! مجھے میرے شیخ (امام احمد رضا خان) کی زیارت سے محروم نہ رکھا جائے۔“ سیِّدی قُطبِ مدینہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مُوَاجہہ شریف کی پائنتی (پا۔اِنْ۔تی۔ یعنی قدمین شریفین) کی طرف دیکھا تو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بیٹھے دکھائی دیئے، میں نے دَوڑ کر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی قدم بوسی کی اور زیارت سے

www.dawateislami.net

فیض یاب ہوا۔(انوارِ قطبِ مدینہ، ص238 ملخصًا) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

غمِ مصطفےٰ جس کے سینے میں ہے کہیں بھی رہے وہ مدینے میں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴾17﴿ قطبِ مدینہ اور غریب زائرِ مدینہ

حضرتِ حکیم محمد موسیٰ اَمرتَسری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جن دنوں میں مدینۂ منوَّرہ میں حاضر تھا، سیِّدی قُطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاءُ الدّین احمد قادری مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں بھی حاضِری ہوتی۔ کھانے کے وَقت ایک مَفلوکُ الحال شخص آتا اور کھانا کھا کر چلا جاتا۔ میں نے ایک دن دل میں سوچا کہ یہ شخص خوامخواہ کھانے کے وقت آجاتا ہے اور حضرت کو تکلیف دیتا ہے! اسی دن جب محفل برخاست ہوئی سیِّدی قُطبِ مدینہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ حکیم محمد موسیٰ مجھ سے مل کر جانا۔ میں خدمت میں حاضِر ہوا تو فرمایا: حکیم صاحِب! یہ جو غریبُ الحال شخص ہر روز کھانا کھانے کے لیے آتا ہے، یہ پاکستان کے شہر لائل پور(فیصل آباد) میں ایک مِل میں معمولی ملازِم ہے، اسے ہر سال شَہَنْشاہِ بَحْرو بَر، مدینے کے تاجوَر صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت نصیب ہوتی ہے، بڑا خوش بَخت ہے اور مدینۂ منوَّرہ کا زائر ہے میں اِس لیے اِس کو کھانا کھلاتا ہوں۔(انوارِ قطبِ مدینہ، ص277 ملخصًا)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

تھکا ماندہ وہ ہے جو پاؤں اپنے توڑ کر بیٹھا وُہی پہنچا ہوا ٹھہرا جو پہنچا کُوئے جاناں میں

(ذوقِ نعت، ص191)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

اَلحمدُللہ! امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ/خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت الحاج ابو اُسید عبید رضا مدنی مُدّظلُّہُ العالی کی جانب سے ہر ہفتے ایک رسالہ پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ماشاءَ اللہ الکریم! لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ رسالہ پڑھ یا سُن کر امیرِ اہلِ سنّت/خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت کی دُعاؤں سے حصّہ پاتے ہیں۔ یہ رسالہ Audio میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.Dawateislami.net

یا Read and listen Islamic book

ایپلی کیشن سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ ثواب کی نیت سے سے خود بھی پڑھیں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کریں۔

(شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net